

بسم الله الرحمن الرحيم

نظرات

ماہ اکتوبر ۱۹۷۳ء کا یہ شمارہ جس وقت آپ کے ہاتھوں میں پہنچ رہا ہے، اس وقت سنہ ۱۴۱۳ھ کے رمضان شریف کا سپینہ شروع ہو چکا ہے۔ اور آپ خالق کائنات کی رضا و خوشنودی کے لئے روزے سے ہیں۔ روزہ اللہ تعالیٰ کے حکم کی تعمیل ہے اور بندہ کے لئے اصلاح نفس کا ایک موثر اور بے مثال ذریعہ۔ اس سے انسانی نفس کے بے پناہ جذبہ اشتہاء پر آدمی کو مضبوط گرفت حاصل ہو جاتی ہے اور اسے یہ قوت حاصل ہو جاتی ہے کہ وہ جب چاہے اپنی خواہش نفس کو قابو میں کر لے۔ روزہ دین اسلام کا چوتھا عملی رکن ہے۔ دین کی بنیادیں پانچ ارکان عملی پر قائم ہیں۔ اول پانچ باتوں کا اقرار۔ (توحید باری تعالیٰ۔ رسالت جمیع النبیاء۔ وجود ملائکہ، صداقت جمیع کتب اللہ، یوم قیامت) دوم نماز سوم زکوٰۃ، چہارم صوم (روزہ) پنجم حج بیت اللہ،

رمضان شریف کے روزے فرض ہیں اس سے انکار کے بعد آدمی مسلمان نہیں رہتا، اور بغیر عذر رمضان کے روزے نہ رکھنے والا بدترین فاسق ہے۔ ہمارا فریضہ ہے کہ اس کو سمجھائیں اور بار بار تاکید کریں، اگر پھر بھی نہ مانے تو اسے ذلیل سمجھیں، ہو سکے تو اس سے ترک موالات کریں۔

روزہ کے وہ فوائد اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو اس کا صلہ اور ثواب ہے اس کا پوری طرح اندازہ ایک انسانی دماغ نہیں لگا سکتا حتیٰ کہ ایک حدیث قلبی میں اللہ تعالیٰ کا یہ وعدہ بھی مذکور ہے کہ خالق کائنات نے خود اپنے آپ کو روزوں کا صلہ و ثواب قرار دیا ہے۔ ذرا سوچئے تو خود اللہ ہی جس کا ہو جائے اس کو دنیا و آخرت میں کیا کچھ نہ میسر آجائے گا۔ اور کون اندازہ لگا سکتا ہے ان نعمتوں کا جو اسے حاصل ہوں گی۔

اخروی فوائد کے علاوہ روزوں کے دنیاوی فوائد بھی بہت ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے اس کا ایک سب سے بڑا فائدہ یہ بتایا ہے کہ اس کی وجہ سے تم میں تقویٰ کی کیفیت پیدا ہو جائے گی۔ تقویٰ ایک لفظ ہے جس کے اندر معانی کی ایک دنیا پوشیدہ ہے۔ اور قرآن مجید کی یہ ایک خصوصی اصطلاح بھی ہے۔ مختصراً یوں سمجھئے کہ تقویٰ انسانی قلب و دماغ کی اس کیفیت کا نام ہے جس کے زیر اثر آدمی اپنے خالق کو ہر لمحہ حاضر و ناظر سمجھتا ہے، اور اپنے ہر عمل میں اس کی سعی کرتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے خلاف کوئی حرکت سرزد نہ ہونے پائے۔ آدمی کے اعمال کی دو شکلیں ہوتی ہیں، ايجابية اور سلبی، ان دونوں شکلوں میں اللہ تعالیٰ کی مرضی کو مقصود بنا لینے کا نام تقویٰ ہے۔ اور روزوں کا سب سے بڑا دنیاوی فائدہ یہی ہے۔ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے دنیاوی فوائد حاصل ہوتے ہیں مثلاً روزوں سے ہمیں دوسروں کی بھوک پیاس کا احساس ہوتا ہے۔ اور خود ہمارے اندر یہ قوت پیدا ہوتی ہے کہ کسی اعلیٰ مقصد کو حاصل کرنے کے لئے جفا کشی اختیار کر سکیں اور بڑی سے بڑی تکلیف کو برداشت کر لیں۔

روزہ ایک ایسی عبادت ہے جو دنیا کے ہر مذہب میں موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے کہ روزے تم پر اسی طرح فرض کئے گئے ہیں جیسے تم سے پہلے والوں پر فرض کئے گئے تھے۔ اور یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ یہودیوں، نصرانیوں، حتیٰ کہ ہندوؤں، بدھوں، تاؤ اور شنتو میں بھی روزوں کا حکم موجود ہے۔ یہ اور بات ہے کہ پچھلی اقوام میں مسلمانوں کی طرح اب وہ پابندی باقی نہیں رہی ہے۔ جیسے انہوں نے اور بہت سے عقائد و اعمال کو اپنی سہل انگریوں بلکہ اپنے هوا و هوس کے ماتحت بگاڑ لیا ہے۔ روزوں سے بھی جی چرانے لگے ہیں۔ یا اس کی ایسی ایسی تاویلیں کر لی ہیں کہ عبادت کا اصل مقصد ہی فوت ہو گیا ہے۔ لیکن یہ امر واقعہ ہے کہ اب بھی کسی نہ کسی صورت میں روزہ ہر قوم میں عملاً موجود ہے۔

اگرچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام مکہ مکرمہ میں بھی روزے رکھا کرتے تھے لیکن برکتوں والے اس خاص مہینہ رمضان مبارک کے پورے روزے مدینہ منورہ میں سنہ ۲ ہجری کے رمضان سے پہلے فرض کئے گئے۔

رمضان شریف کا مہینہ ہماری تاریخ میں بھی بڑا اہم مہینہ رہا ہے۔ اسی ماہ میں قرآن مجید کی سب سے پہلی آیت نازل ہوئی، اسی مہینہ میں غزوہ بدر ہوا، اسی مہینہ میں مکہ مکرمہ فتح ہوا۔ اسی مہینہ میں سود کی حرمت کا حکم نازل ہوا، اسی طرح زمانہ رسالت کے بعد بھی رمضان کے مہینہ میں ایسے بیسیوں واقعات ہوئے ہیں جنہوں نے تاریخ کا رخ سوڑ دیا ہے مثلاً سنہ ۵۹۲ء میں فتح اندلس، سنہ ۱۰۰۵ء میں فتح آرسینہ، سنہ ۱۰۰۷ء میں فتح قیساریہ، اور اسلامی تاریخ میں ان کے علاوہ ایسے بہت سے واقعات جو بڑی اہمیت کے حامل ہیں، رمضان شریف ہی کے مبارک مہینہ میں ہوئے ہیں۔ ہماری حالیہ تاریخ میں پاکستان کا قیام بھی سنہ ۱۳۶۶ء کے رمضان مبارک کی ستائیسویں سب ہی کو ہوا تھا۔ اتفاقاً اس دن اگست کی ۱۴ تاریخ تھی، اور یوم پاکستان ۲۷ رمضان کے بجائے ۱۴ اگست کو منایا جاتا ہے۔

—::—

کسی معاشرے میں جب اخلاقی خرابیاں ایک مقررہ حد تک پہنچ جاتی ہیں تو اس پر اللہ کا عذاب مختلف شکلوں میں نازل ہوتا ہے۔ کبھی سیاسی غلامی کی شکل میں، کبھی بدامنی اور بے چینی کی شکل میں، اور کبھی طبعیاتی مشکلات اور تباہیوں کی شکل میں۔ ہم سب کچھ حکومت کے سر تھوپ کر اپنے آپ کو بے گناہ و معصوم قرار نہیں دے سکتے، ایسا کرنا نادانی اور خود فریبی کے سوا کچھ نہیں ہے، حکومت خود ہماری ہی ایک ہیئت اجتماعی ہوتی ہے۔ ہم سے بالکل الگ کوئی حقیقت نہیں ہوتی ہے۔ مرحوم اقبال نے بڑے ہتھ کی بات کہی ہے۔

مجلس نظم حکومت چہرہ زیبائے قوم